نوجوانوں کے فرائض کا ایک جائزہ: قرآن وسنت کی روشنی میں

The Duties of Youth in the light of Quran and Sunnah: An analysis

ڈاکٹر محمد ریاض خان الازہری[i] ڈاکٹر محمد نعیم[ii]

Abstract

The young generation plays a vital role in the overall development of a nation. Man Power is the back bone of a society which stands the nation on its own feet rather by depending on others.As per the demographic profile of the 2014 the youth population of Pakistan is 60.4% of the whole population which is more than 118489326 persons.It is a huge junk of social age group in a society and have strong duties and responsibilities to be discharged by them.

In present times , in doubtfully, youth is the major source of development and their proper thinking and training can assure this development I n a befitting way. These youths are the architects of the future nation. In all the movements of the world youth have a great role not only for running that particular movement but making it successful even?

Even the dawat and tableegh of prophets were also made successful by the youth.

This paper will address the following areas.

- The duties of youth and its principles
- Individual and group living and its obligations on youth
- The guidelines given by Quran , Sunah and Islamic jurisprudence
- Avoiding these and its complications

Keywords: Youth, Principles, duties, responsibilities, society.

اس میں کوئی شک نہیں کہ اقوام کی تقدیر نوجوان نسل کی تربیت پر منحصر ہوا کرتی ہے۔ ترقی و تنزل کی سینکڑوں داستانیں شاہد ہیں کہ زمانے کی تمام اقتدار اسی قوم کے ہاتھ رہی جس کی جواں نسلیں اعلیٰ کردار اور ارفع اطوار کی حامل تھیں۔ پستیوں کے نشیب چیخ چیخ کر ان اقوام کا حال سناتے ہیں جن کی نوجوان نسلیں لہو ولعب، کھیل کود اور منفی رجحان کے نذر

i اسسٹنٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈر یلیجیس سٹڈیز ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

ii اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

ہو گئیں۔ نوجوانوں کو معاشرے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ جو شخص جوانی میں خدا کی عبادت کو خوش اسلوبی سے انجام دیتا ہے، خدا اسے بڑھاپے میں حکمت عطا کرتا ہے۔ سید الکونین ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"میری امت میں سے بہترین افراد وہ ہیں جنھوں نے اپنی جوانی خدا کے راستے میں بسر کی ہے اور اپنے نفس کو دنیا کی لذتوں سے روک کر آخرت کی یاد میں مشغول کیے رکھا ہے[1]۔"

ایک نیک، صالح اور قرآنی معاشرے کا قیام پاکیزہ اور دیندار جوانوں کے بغیر ممکن نہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ولادت سے لے کر بلوغ تک کے مراحل میں لحہ بہ لحہ قرآن وسنّت کے مطابق ان کے حقوق وفرائض کا خیال رکھیں۔ اگر ہمارے نوجوانان اپنی ذمہ داری اسلامی شریعت روشنی میں نبھائیں تو یقیناً ہمارا بگڑا ہوا معاشرہ اصلاح کی راہ پر گامزن ہو جائے گا اور گھر، خاندان اور معاشرہ چین وسکون اور امن وامان کا گہوارہ بن جائے گا۔ نوجوانوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح ایک دوسرے پر فدا ہونے کا جذبہ پیدا ہو جائے، یہ غیر مسلم تہذیب وثقافت کی ظاہری چمک سے نکل کر تہذیب محمدی کا عملی نمونہ بنیں، تعلیم وتربیت کے میدان میں طلبہ سیاسی وذاتی مقاصد کے لیے استعمال نہ ہوں، ان کا خون اقتدار کے حصول کے لیے نہ بہے، یہ قلم چھوڑ کر اسلحہ ہاتھ میں نہ لیں۔ اس مضمون میں ان تمام باتوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نوجوان کی تعریف ومفہوم

جوان اس آدمی کو کہا جاتا ہے جس میں جوانی کی علامت موجود ہو۔ جوانی کی علامت یہ ہے کہ اسے احتلام ہو جائے یا شہوت سے انزال ہو جائے یا پندرہ سال پورے ہونے پر شریعت میں بالغ شمار ہوتا ہے۔ بالغ ہونے کے بعد انسان احکامات شرعیہ کا مکلف ہو جاتا ہے، نماز اور دیگر احکام اس پر فرض ہو جاتے ہیں۔ اب اگر غفلت یا نادانی کی وجہ سے ان کو ادا کرنے میں کوتاہی کرے گا تو اس کو قضا اور تلافی کرنا ضروری ہو گی۔ بالغ ہونے سے پہلے بچہ ماں باپ کے تابع تھا، شریعت کی طرف سے اس پر کوئی چیز فرض نہیں تھی مگر اب بالغ ہونے کے بعد وہ مرد شمار ہوتا ہے اور شریعتِ مطہرہ کے تمام احکام اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں[2]۔

نوجوانوں کے فرائض کی اہمیت

مغربی فکر وفلسفہ نے ہمارے نوجوان طبقے کے افکار پر بہت برے اثرات ڈالے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اپنے ایسے دین پر یقین اور عمل سے گریزاں نظر آتے ہیں، جو اپنے دائمی اور عالمگیر ہونے کے ساتھ ساتھ مکمل ہونے کا دعویٰ بھی کرتا

ہے۔ ہمارے نوجوان ذہنی پریشانی کے ساتھ اپنے ماحول اور معاشرے میں اپنی دینی ثقافت اور اپنے اَسلاف سے رشتہ وناطہ سے بھی خالی ہونے کی طرف جارہے ہیں۔

ہماری نظر میں ان مسائل کا حل دو چیزوں میں پوشیدہ ہے، پہلے نمبر پر دین سے گہرا ربطہ ورشتہ، اور دوسرا اخلاق، یہی دونوں چیزیں معاشرے کے ستون ہیں۔ان ہی سے دنیا وآخرت کی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے اور فساد کو دفع کیا جاسکتا ہے، کیونکہ جب انسان دین پر یقین اور عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ، وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ"[3]

دور حاضر میں ضرورت اس بات کی ہے کہ سنجیدہ لوگ آگے آکر نوجوانوں کی اصلاح کی فکر کریں۔اس غرض کے لئے اصلاحی امور کی حوصلہ افزائی اور مفسِد امور کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔کیونکہ آج کے یہ نوجوان کل کے معماران قوم ہوتے ہیں۔

نوجوانوں کے فرائض کی اہمیت: انفرادی زندگی کے حوالہ سے

دور جاہلیت کے نوجوانوں کی طرح آج ہمارے نوجوان بھی مختلف امراض کے شکار ہیں۔آج معاشرے کا ہر نوجوان اپنی انفرادی دنیوی زندگی اچھی سے اچھی بسر کرنا چاہتا ہے، وہ بنا کسی تمیز و چھان بین کے تمام وسائل مادیہ کا جائز و ناجائز استعمال کر کے اپنی ذاتی زندگی بہتر اور اچھی بسر کرنا چاہتا ہے۔اگرچہ یہ امر اسلام کی نظر میں مکمل طور پر معیوب نہیں، ہاں البتہ اسلام اتنی دعوت ضرور دیتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے جو وسائل حاصل کئے ہیں ان کے حصول کا واسطہ وطریقہ جائز ہونا چاہیے اور یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال و دولت کی نعمت سے نوازا ہے تو اس پر اس کا شکر ادا کرنا چاہئے، نہ یہ کہ غرور و تکبر میں پڑ کر اسراف و تبذیر سے کام لیں۔

نوجوانوں کے فرائض کی اہمیت: اجتماعی زندگی کے حوالہ سے

اچھے خیالات کو قبول کرنے کی صلاحیت نوجوانوں میں زیادہ ہوتی ہے، جب کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بسا اوقات مصلحتیں اور عصبیتیں کسی فکر کو قبول کرنے سے روک دیتی ہیں۔نوجوانوں کے مضبوط عزائم ان زنجیروں کو کاٹ سکتے ہیں جو بڑوں کی راہ کی رکاوٹ ہوتی ہیں۔انہی خصوصیات کی بناء پر نوجوان ہر تحریک کا سرمایہ ہوتے ہیں ان کو ہر تحریک اپنے ساتھ لینے اور ان سے طاقت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے، جب کسی تحریک میں جوانوں کی آمد رک جاتی ہے تو وہ ختم ہو جاتی ہے۔

اجتماعی زندگی کے حوالے سے دُنیا میں جو بڑے بڑے انقلاب آئے ہیں ان میں نوجوانوں کا ہاتھ رہا ہے۔ان کی قربانیوں ہی نے انھیں کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔انبیاء کرام علیہم السلام کے احوال بتاتے ہیں کہ نوجوانوں ہی نے سب سے

پہلے ان کا ساتھ دیا۔ موجودہ دور میں کوئی اسلامی تحریک نوجوانوں کے تیئں کبھی غفلت نہیں برت سکتی ہے۔ لہٰذا یہ بہت ضروری ہے کہ نوجوان طبقے کی صحیح تربیت اور اصلاح کی فکر ہو جائے، کیونکہ یہی لوگ کل اس معاشرے کے معمار ہوں گے۔

نوجوانوں کے فرائض کے اُصول وضوابط

عصر حاضر میں نوجوانوں کے فرائض کے اصول وضوابط سے پہلے ان کو درپیش مسائل کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ ویسے تو مسائل کی بہت طویل فہرست ہے مگر اختصار کے پیش نظر ہم چند اہم مسائل کی جانب اشارہ کریں گے۔ اولاً: مادیت میں غلو پر مبنی سوچ و فکر، ثانیاً: ذمہ داری کا عدم احساس، ثالثاً: اخلاقی پستی، رابعاً: اجتماعیت کی عدم دستیابی اور خامساً: عصر حاضر کی ضرورتوں سے ناواقفیت۔

1. مادیت میں غلو پر مبنی سوچ و فکر

عصر حاضر میں جس طرف نظر ڈالی جائے وہیں ہر فرد، ہر جماعت اور ہر قوم پر مادیت کی سوچ و فکر کا غلبہ نظر آتا ہے۔ سید ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ فکر بڑی نعمت بھی ہے اور بڑا عذاب بھی۔ ہر وقت گھر کی فکر، زیادہ کمائی کی فکر، دولت مند بننے کی فکر اور زیادہ ترقی کرنے کی فکر تو یہ تمام افکار خدا کا عذاب ہیں، لیکن ملت کی فکر خدا کی بڑی نعمت ہے۔ مسلمان اللہ کا سپاہی ہے مسلمان کو کب فرصت، مسلمان کے لیے کہاں کا عیش؟ اسی جانب توجہ دلاتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا:

"الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ، وَجَنَّةُ الْكَافِرِ[4]"

یعنی دنیا تو مومن کے لیے قید خانہ ہے، جیسے ایک قیدی قید خانے میں زندگی تو گزارتا ہے لیکن اسے بے چینی لاحق رہتی ہے، اسی طرح مومن اس دنیا میں زندگی تو گزارتا ہے لیکن اسے دارِ آخرت کی بے چینی لاحق رہتی ہے۔ مادیت میں غلو پر مبنی جو افکار ہم پر سوار ہو چکی ہیں، یہ سب اسی ایک فکر (ملت کی فکر) کے نہ ہونے کی وجہ سے ہیں۔ اگر یہ ایک فکر نصیب میں آجائے تو سب فانی فکروں سے نجات مل جائے[5]۔

2. احساس ذمہ داری

آج انسانوں بالخصوص نوجوان طبقے میں احساس ذمہ داری کا عنصر مفقود ہو چکا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ہم دنیا میں بس کھانے پینے، لہو و لعب میں وقت گزارنے، شادی بیاہ اور سیر و تفریح کے لیے آئے ہیں اور پھر مر کر ختم ہو جائیں گے۔ آخرت کے انجام کی کسی کو کوئی فکر نہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ[6]"

"میں نے انسانوں اور جنات کو صرف اپنی عبادت ہے کے واسطے پیدا کیا ہے۔"

بندگی یہ نہیں ہے کہ نماز، روزہ اور صرف حج ادا کر لیا یا چند خوشی غمی کی رسوم کو پورا کر دیا، بلکہ بندگی کا مفہوم بڑا وسیع ہے، انسان کا ساری زندگی میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تسلیم ہو جانا ہی کامل بندگی ہے۔

3. اخلاقی پستی

آج معاشرے میں انسانوں کا باہمی تعلق مطلب پرستی اور مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے قائم ہے۔ آج کا انسان مادیت کا غلام بن چکا ہے، اس میں انسانیت کا احساس مٹ چکا ہے، ہر فرد جنسی خواہشات اور مادی ضروریات کی رو میں بہا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو معلم اخلاق بنا کر بھیجا اور فرمایا:

"وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ[7]"

یعنی آپ ﷺ کا اپنا فرمان ہے:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ[8]"

" میں اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔"

4. اجتماعیت کی عدم دستیابی

موجودہ معاشرے کو ایک اہم عنصر جو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے وہ باہمی اتحاد و یگانگت کی عدم دستیابی ہے۔ کیونکہ معاشرہ کئی فرقوں میں تقسیم ہو کر ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ آپس میں لڑائیاں اور جھگڑوں سے ان کی طاقت ختم ہوئی ہے، جس کی وجہ سے اسلام دشمن عناصر ان پر غالب نظر آتی ہیں۔ حالانکہ اتحاد و اتفاق میں برکت ہوتی ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو باہمی اتحاد و اتفاق اور آپس میں بھائی چارے کی فضا پیدا کرنے کی دعوت دی ہے اور اس پر آپ ﷺ نے انصار و مہاجرین میں مواخات مدینہ قائم کر کے عملی ترغیب دی۔

5. عصر حاضر کی ضرورتوں سے ناواقفیت

اسلام قیامت تک انسانوں کی راہنمائی کرنے کے لئے آیا ہے، مگر ہر زمانے کے تقاضوں کے مطابق اس کو پیش کرنا ضروری ہے۔ آج ہمارے نوجوان وقت کے تقاضوں اور ضروریات سے بے پرواہ ہو چکے ہیں۔ موجودہ دور سائنس اور

ٹیکنالوجی کا دور ہے، انسان چاند پر اپنی کمند ڈال چکا ہے، عمل اور تجربے کی بنا کسی بات کو کوئی قبول کرنے کو تیار نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ حضور ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کی طرح اسلام کی دعوت کو پورے عالم میں پہنچانے کے لیے دعوت کے اسلوب پر از سر نو داعیان دین غور کریں، جس پر سید ابو الحسن علی ندویؒ نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے [9]۔

نوجوانوں کے فرائض کے تقاضے

جب ہم تحقیقی نظر سے عصر حاضر کے نوجوانوں کے بارے میں غور وخوض کرتے ہیں تو ہمیں تین طرح کے نوجوان نظر آتے ہیں:

أ. وہ نوجوان جو صراطِ مستقیم پر گامزن ہیں۔

ب. وہ نوجوان جو الحاد اور دہریت کی راہ اختیار کر چکے ہیں۔

ت. وہ نوجوان جو دونوں رجحانات کے مابین ابھی تک حیران وپریشان ہیں۔

سیدھی راہ پر عمل پیرا نوجوانوں کی صفات

1. وہ نوجوان جو اسلام پر محبت کے ساتھ ایمان لاتا ہے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے میں فخر وکامیابی اور اس سے محرومی کو سراسر خسارہ سمجھتا ہے۔
2. وہ نوجوان جو اللہ کے دین کے لیے مخلص ہو کر کسی شرک کے بغیر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔
3. وہ نوجوان جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت وعقیدت کے ساتھ اس کی پیروی کرتا ہے۔
4. وہ نوجوان جو نماز قائم کرتا ہے اس کے اِنفرادی، اجتماعی، دینی اور دنیاوی فوائد کو مانتا ہے۔
5. وہ نوجوان جو زکوٰۃ کو ارکان اسلام میں سے خیال کرتے ہوئے اس کی ادائیگی کرتا ہے،
6. وہ نوجوان جو روزہ رکھتا ہے۔
7. وہ نوجوان جو بیت اللہ کی زیارت کے لئے جاتا ہے۔
8. وہ نوجوان جو اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لاتا ہے۔
9. وہ نوجوان جو فرشتوں پر ایمان رکھتا ہے۔
10. وہ نوجوان جو آسمانی کتابوں پر ایمان لاتا ہے۔
11. وہ نوجوان جو اللہ کے نبیوں اور اس کے اُن رسولوں پر ایمان لاتا ہے۔

12. وہ نوجوان جو دین اسلام کو اللہ، اس کے رسول، مسلمان حکمران اور عام رعایا کے لیے بھلائی کے ساتھ اختیار کرتا ہے۔

13. وہ نوجوان جو اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے، یعنی ایثار و قربانی کا جذبہ رکھتا ہے۔

14. وہ نوجوان جو اچھے اخلاق کا مالک ہوتا ہے، مگر اس کے اچھے اخلاق دینی حمیت اور غیرت میں حائل نہیں ہوتے۔

15. وہ نوجوان جو دانا اور سنجیدہ ہوتا ہے۔ سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے بھی ایک کامیاب نوجوان بننے کے لئے اسلامی شعائر پر عمل کرنے پر بہت زور دیا ہے اور مغربی تہذیب کو اپنانے کی سختی سے تردید اور نفی کی ہے[10]۔

الحاد اور دہریت کی راہ پر گامزن نوجوان

شیخ انور الجندیؒ فرماتے ہیں:

"جنس پرستی جو آج ساری دنیا میں پھیل رہی ہے اس کے دو اسباب ہیں:

أ. یہودیوں کے عالمی قوانین جن کی وجہ سے آج کے نوجوان تباہی کا شکار ہیں۔

ب. انفرادیت اور شخصی آزادی، جس کی وجہ سے آدمی گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس قانون کے تحت نوجوان نسل کو عملی گناہ کروایا جاتا ہے۔ اس نظام کے تحت آدمی میں حیوانیت پیدا کی جاتی ہے جس کے نتیجے میں پھر مرد مردوں سے اور عورت عورتوں سے شادی کرنے لگتے ہیں اور شرعی شادی کا جو طریقہ ہے وہ اس اصول کے تحت بیکار ہو جاتا ہے اس طرح نوجوان نسل اور معاشرہ فساد میں مبتلا ہو جاتا ہے[11]۔"

دنیا میں کچھ مذاہب ایسے ہیں جن کا بظاہر نام اور علامات تو مختلف ہیں مگر مقصد ان سب کا ایک ہی ہے کہ مسلمانوں کو دین اسلام سے دور کر دیا جائے اور ان کے اخلاق ختم کر دیئے جائیں اور ان سے نورِ الٰہی کو بجھا دیا جائے۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

أ. سیکولرازم

یہ ایک لادینی مذہب ہے اس کا نعرہ ہے کہ زندگی میں دین ہو یا نہ ہو مگر حیا ہو۔ محمد قطب حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"یہ مذہب دین دار لوگوں کو بے دین کر دیتا ہے اور دین اسلام میں تو عمدہ اخلاق ہیں مگر جب کسی کو دین اسلام سے دور کر دیا جاتا ہے تو وہ عمدہ اخلاق اختیار کرنے کے بجائے اخلاق کے ادنی درجے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، لوگوں کو عمدہ اخلاق سے محروم کرنے سے ان لوگوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب اخلاق نہ رہیں تو مرد و عورت میں حیوانگی کا پیدا ہونا اور حیوانات کی طرح ایسی زندگی گزارنا جس میں نہ کوئی روک ٹوک ہو، نہ اخلاق اور نہ کوئی ترتیب زندگی ہو ایک فطری امر ہے اس طرح پھر یہ لوگ اللہ رب العزت کے وجود کا بھی انکار کر دیتے ہیں[12]۔"

ب. کمیونزم

یہ ایک فکری مذہب ہے، یہ لوگوں کو ملحد بناتا ہے۔ان کے ہاں حق کا معیار ان کے مذہب کی تائید ہے چاہے جس صورت میں بھی ہو، لیکن ان کے مذہب کی تائید کرنا ان کے ہاں حقانیت کا معیار ہے۔

ڈاکٹر علی کہتے ہیں:

"کمیونزم کا مقصد مرد وعورت کا ملاپ ہے اور ان کو اس حد تک قریب کر دیا جانا ہے جیسا کہ حیوانات ہوتے ہیں اور بعض یورپین ممالک میں آزادی کے نام سے یہ ہی ہو رہا ہے کہ مرد وعورت کو قریب کیا جا رہا ہے[13]۔"

ت. ماسونیہ

یہ ایک یہودی دہشت گرد تنظیم ہے جو لوگوں کو ملحد اور فسادی بناتی ہے۔ یہ تنظیم عورت کو استعمال کرنے کے اعتبار سے سب سے خطرناک ہے۔اس کے کچھ اغراض ومقاصد یہ ہیں:

1. مرد وعورت کو انتہائی بے ہودہ زندگی گزارنے کی دعوت۔
2. مرد وعورت کا اپنی خواہشات کو آزادی سے پوری کرنا جس کے لئے شادی کی بھی ضرورت نہیں۔
3. اخلاق کو ضائع کر دینا، پاک دامنی کو داغدار کر دینا[14]۔

صراط مستقیم اور الحاد اور دہریت کے مابین حیران نوجوان

آج کا نوجوان ماڈرن ازم کی بھوت کے پیچھے دوڑتا ہوا آفاقی دھوکے میں پھنسا ہوا حیرانی وپریشانی سے دوچار ہو کے خود کو کسی طور مطمئن کرنے کی ناکام سعی کے درپے ہے۔"ماڈرن ازم" ایک ایسا سراب ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔یہ ایک اصطلاحی دھوکہ ہے اس سے مقصود معاشرہ میں بے حیائی پھیلا کر لوگوں کو اسلام سے دور کرنا اور آخر کار انھیں بے دین یا مرتد بنانا ہے۔

انسانی طبیعت کی بے قراری ہی فیشن کو جنم دیتی ہے وہ عام لوگوں سے ہٹ کر ایسے لباس واطوار اپنانے لگتا ہے جس سے وہ لوگوں کی نظروں میں نمایاں ہو سکے لوگ اسے دیکھیں بلکہ دیکھتے ہی رہ جائیں تاکہ اس کے جذبہ خود نمائی کی تسکین ہوتی رہے۔اس لئے وہ بطور فیشن وہ عجیب وغریب حرکات کرنے لگتا ہے، کبھی بال اس قدر بڑھالیتا ہے اور انھیں اس بے ترتیب انداز میں بکھیرے رکھتا ہے کہ اس پر کسی دوسری مخلوق ہونے کا گمان ہوتا ہے تو کبھی لباس کا حلیہ بگاڑتا ہے کہ لگتا ہے کہ مجبوراً چند چیتھڑے جسم پر لٹکائے ہوئے ہیں، ورنہ اس کا بس چلے تو جلد ہی ان سے بھی آزادی حاصل کرلے[15]۔

نوجوانوں کے فرائض قرآن مجید کی روشنی میں

یہ مسلم ہے کہ آخرت کی کامیابی اسی کے لئے ہے جو نفس کے پھندے میں اپنے آپ کو نہ ڈالے اور دنیا کی چند روزہ زندگی میں آخرت کو فراموش نہ کرے اور یقین کرے کہ اصل زندگی وہی ہے جو اس عارضی زندگی کے بعد آنے والی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فَأَمَّا مَنْ طَغَى وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَى وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى[16]"

"جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی۔ سو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہوگا اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو حرام خواہش سے روکا ہوگا، جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔"

عارف باللہ مولانا حکیم محمد اختر صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ انسان سے فرماتے ہیں کہ تمہارے امتحان کے لئے میں نے تمہارے نفس کے اندر دونوں مادے رکھ دیئے: "فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا[17]" (ہم نے تمہارے نفس میں فجور کا مادہ بھی رکھ دیا کہ تم گناہ کر سکتے ہو جب تقاضا ہوگا اور تقویٰ اور اپنا خوف بھی رکھ دیا) لہٰذا جس سائڈ کو چاہو رگڑ کر اس میں تقویت پیدا کر دو۔ دیا سلائی میں دو سائڈز ہوتی ہیں لیکن جب تک رگڑو نہیں جلے گی نہیں، لہٰذا ظلم نہیں کہ اللہ نے کیوں ہمارے اندر گناہ کا مادہ رکھ دیا۔ جیب میں دیا سلائی ہوتی ہے تو کیا جیب کو جلا دیتی ہے؟ بلکہ رگڑنے سے آگ لگتی ہے۔ اسی طرح نفس میں ایک طرف فجور ہے تو دوسری طرف تقویٰ ہے، اگر برے لوگوں سے میل جول کرو گے تو نافرمانی کے مادہ میں رگڑ لگ جائے گی اور گناہ کی آگ بھڑک جائے گی اور اگر تم اللہ والوں کے پاس رہو گے تو فرماں برداری کے مادہ میں رگڑ لگ جائے گی اور تقویٰ کا نور روشن ہوگا[18]"

نوجوانوں کے فرائض احادیث مبارکہ کی روشنی میں

آپ ﷺ نے ایسے نہج پر نوجوانوں کے فرائض متعین کر دیئے ہیں کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو یقیناً خود بخود ایک ایسا جاندار معاشرہ تیار ہوگا جو اسلام کے لئے مطلوب و مقصود ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ شَبَابِ قُرَيْشٍ لَا تَزْنُوا، مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ[19]"

"اے قریش کے جوانو! اپنی پاک دامنی کی حفاظت کرو، آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص بھی اپنی پاک دامنی کی حفاظت کرے گا۔ خدا اسے جنت عطا کرے گا۔"

یہ قوم اس وقت تک سرخرو ہوں گی جب تک سیرت نبوی پر گامزن ہوگی۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

"میری امت میں سے بہترین افراد وہ ہیں جنھوں نے اپنی جوانی خدا کے راستے میں بسر کی ہے اور اپنے نفس کو دنیا کی لذتوں سے روک کر آخرت کی یاد میں مشغول کئے رکھا ہے[20]۔"

ایک اور حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

" جو شخص جوانی میں خدا کی عبادت کو خوش اسلوبی سے انجام دیتا ہے، خدا اسے بڑھاپے میں حکمت عطا کرتا ہے[21]۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جوان کا دل خالی زمین کی مانند ہے۔ آپ اس میں جو بات بھی ڈالیں وہ قبول کرے گا۔ پس اُسے ادب سکھائیں، اس سے پہلے کہ اس کا دل سخت ہو جائے[22]۔"

نوجوانوں کے فرائض فقہائے اُمت کی روشنی میں

علامہ ابن قیم جوزیؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب طب نبوی میں لکھا ہے:

"بدن کو چار چیزیں بیمار کرتی ہیں، کثرت گفتار، زیادہ سونا، زیادہ کھانا، کثرت جماع۔ کثرت گفتار سے دماغ کا مغز کم ہو جاتا ہے اور بڑھاپا جلد آ جاتا ہے۔ زیادہ سونے سے چہرے پر زردی آ جاتی ہے، دل اندھا ہو جاتا ہے اور آنکھ میں ہیجان برپا ہو جاتا ہے، کام کرنے میں سستی چھائی رہتی ہے اور جسم میں رطوبات زیادہ ہوتی ہیں۔ زیادہ کھانا معدہ کے منہ کو فاسد کر دیتا ہے۔ جسم کو کمزور بناتا ہے۔ ریاح غلیظ اور مشکل بیماریوں سے دوچار کرتا ہے۔ بکثرت جماع کرنے سے بدن لاغر ہو جاتا ہے، قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں اور بدن کے رطوبات خشک ہو جاتے ہیں[23]۔"

امام اعظمؒ نے اپنے عزیز شاگرد امام ابو یوسفؒ کو جو وصیت کی تھی اس میں اور باتوں کے ساتھ اس کی بھی تاکید تھی کہ نوخیز لڑکوں کے ساتھ بات چیت نہ کرنا کیونکہ یہ فتنہ ہوتے ہیں[24]۔"

امام احمد بن حنبلؒ جیسے محدث کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ آپؒ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، جس کے ساتھ اس کا خوبصورت لڑکا بھی تھا، حضرت امام موصوف نے اس بچہ کو دیکھ کر اس کے والد سے فرمایا:

"آئندہ کبھی بھی اس بچے کو ساتھ لے کر میرے پاس نہ آنا۔ لوگوں نے بتایا کہ حضرت وہ تو اس کا بچہ تھا آپؒ نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن ہمارے مشائخ کا یہی دستور ہے جس کا میں نے اظہار کیا[25]۔"

نوجوانوں کا فرائض سے انحراف کے اسباب اور اُن کا حل

نوجوانوں کی گمراہی اور فرائض سے انحراف کے درج ذیل اسباب ہیں:

1. فراغت

نوجوانوں کی تباہی و ہلاکت کا اہم ترین سبب فراغت ہے۔ انسان کو اللہ تعالی نے فطری طور پر متحرک پیدا کیا ہے۔ اس

کی ساخت اور کیفیت تقاضا کرتی ہیں کہ یہ ہر دم حرکت میں رہے۔ حرکت کا تعطل اس کے لیے فکری، عقلی بلکہ ظاہری اعتبار سے بھی زہر قاتل ہے۔ خواہشاتِ نفسانی اور وساوس شیطانی فراغت ہی کے کرشمے ہیں، جس سے معاشرتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور مسلّمہ اَقدار کی بے حرمتی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

2. بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان دوری

نوجوانوں کو بڑی عمر کے لوگوں سے مل جل کر زندگی گزارنی چاہئے، تاکہ وہ ان سے اپنے اسلاف کے طور طریقے سیکھ کر ان پر عمل پیرا ہوں۔ نوجوانوں کو اپنے بڑوں سے دوری معاشرے کی تباہی کا ایک سبب بن سکتی ہے، اور اس سے ان نوجوانوں میں غیر اقوام کے طور طریقوں کے آنے کے لئے راہ ہموار ہو گی۔

3. گمراہ لوگوں کی صحبت

نوجوانوں کی گمراہی کا تیسرا سبب ان کا غلط لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے۔ صحبت کا اثر بہت جلد انسان پاتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا برا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِطُ[26]"

"آدمی اپنے ہم نشین سا طرزِ زندگی اپناتا ہے۔"

چنانچہ کسی کی ہم نشینی سے پہلے اس کے بارے میں غور کر لو کہ وہ کیسا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا:

"«مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالجَلِيسِ السَّوْءِ، كَمَثَلِ صَاحِبِ المِسْكِ وَكِيرِ الحَدَّادِ، لاَ يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ المِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ، أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ، أَوْ ثَوْبَكَ، أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً[27]"

"برے مجلس کی مثال لوہار کی بھٹی کی طرح ہے یا تو وہ تیرے کپڑے جلادے گی یا پھر تو اس کے دھوئیں کو چکھ لے گا۔"

لہٰذا نوجواں کو نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا چاہئے، اور برے لوگوں کے مجالس سے اجتناب کرنا چاہئے، تاکہ اُن سے کسبِ خیر، اِصلاحِ اَحوال اور عقل کو جلا بخشی جائے۔

4. منفی کتابوں کا مطالعہ اور انٹرنیٹ کا غلط استعمال

نوجوانوں کی گمراہی کا ایک اسبب ایسے رسائل ومجلّات، اخبارات اور کتابیں وغیرہ پڑھنا ہے جو پڑھنے والے کے دل میں غلط عقائد کی راہ ہموار کرتے ہیں، اسے اَخلاقِ رذیلہ پر آمادہ کرتے ہیں اور کفر وفسق میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ خصوصاً وہ لوگ جن کی تربیت پر اسلامی ثقافت کے اثرات مرتب نہ ہوں۔

5. اِسلام کے بارے میں بدگمانیاں

آج نوجوان طبقہ مغربی فکر سے متاثر ہو کر اپنے دین کے بارے میں مختلف قسم کی بدگمانیوں نے اس کے ذہن میں جگہ پالیا ہے، جس کی وجہ سے وہ اسلام سے اظہارِ بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ ایسے نوجوانوں کے سامنے اسلام کے حقائق سے پردہ کشائی کی جائے۔

نوجوانوں کے فرائض: معاشرے کے ایک فرد کی حیثیت سے

اس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ملت کے نوجوانوں کی حیثیت کیا ہے؟ دراصل نوجوانانِ ملت کی مختلف حیثیتیں ہیں، اور مختلف حیثیت سے مختلف حالات میں اس کی مختلف فرائض ہیں۔ ہم یہاں صرف ایک حیثیت سے اس کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر نوجوانان ملت اپنی حیثیت کو شریعت محمدیہ کی روشنی میں سمجھیں اور اس پر عمل کے لئے اٹھ کھڑے ہوں تو یقیناً ہمارا بگڑا ہوا معاشرہ اصلاح کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ گھر، خاندان اور معاشرہ چین وسکون اور امن وامان کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ کیونکہ نوجوان معاشرے کا ایک فرد ہوتا ہے، بلکہ صحت منداسلامی معاشرہ کے تشکیلی عناصر کا ایک لازمی جز ہوتا ہے۔ اس کے اسلامی کردار کے بغیر اصلاح معاشرہ کا کام اور اسلامی معاشرہ کا وجود ناکام و ناتمام رہتا ہے۔

مسلم نوجوانوں نے اپنے اسلامی کردار واعمال، اچھے اور نیک اخلاق وعادات، بزرگوں کے ادب واحترام، ضعیفوں کی امداد واکرام اور یارانِ بزم کے لئے ریشم کی طرح نرم اور باطل کے لئے فولاد بن کر ایک مثال قائم کی، کیونکہ اسلام کی تعلیم نوجوان نسل کو بزرگوں کا ادب، علماء کی قدر وعزت، محتاجوں اور بیکسوں کی دادرسی، چھوٹوں پر شفقت، ہم عمروں کے ساتھ محبت واُلفت اور جذبہ حق وایثار کا درس دیتی ہے۔ اس کے ساتھ مذہب اسلام نوجوانوں کو والدین کا خدمت گار، مطیع وفرمانبردار، ان کی ضروریات کا خیال اور راحت رسانی کی فکر کرنے والا، ان کی کسی طرح کی ناگواری سے اجتناب کرنے والا، ان کے سامنے عاجزی وانکساری کے ساتھ پیش آنے والا اور ان کے ساتھ ادب ونرمی کا معاملہ کرنے والا نیک، صالح وسعادت مند بیٹے کی حیثیت سے دیکھنا پسند کرتا ہے، جو معاشرے کا سب سے اہم عنصر ہونے کے ساتھ ساتھ افراد، گھر، خاندان اور معاشرے کے امن وامان اور سکون کا باعث بھی ہے۔

نتائج البحث

طاغوتی قوتیں نوجوانوں کو بے مقصد تماشوں، کھیل کود، لہو ولعب اور شیطانی مشاغل میں ایسا الجھا دیتی ہیں کہ سب سے پہلے نوجوانوں کے ذہن سے دینی شعور آہستہ آہستہ کم ہوتا ہے اور پھر بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ اُن میں مذہبی شعائر کی

پاسداری کا جذبہ سرد ہو جاتا ہے۔ان شیطانی اثرات کی علامت یہ ہوتی ہے کہ مثلاً نماز کا وقت ہے اور نوجوان کھیل کے میدان میں مصروف ہیں، ٹی وی وغیرہ دیکھ رہے ہیں، ناچ گانے اور بے ہودہ تفریحات (اس کا اطلاق ہر ان بُری، بیہودہ اور فضول باتوں پر ہوتا ہے۔ جو شَر اور بدی میں کشش اور باطل میں رنگینی پیدا کر کے نفسِ امارّہ کو بیدار کریں اور حق کو مغلوب کرنے کی ترغیب دے) میں مگن ہیں، تو نتیجۃً وہ دینی مشاغل سے غافل ہو جاتے ہیں، اپنے فرائض بھول جاتے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1 ابو الحسین ورام بن ابی الفراس ، مجموعۂ ورّام آداب و اخلاق در اسلام 2: 123، ، بنیاد پژوه شهای اسلامی آستان قدس رضوی ،1390ھ

2 محمد ابراہیم، تحفۃ النکاح: 7، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور (س۔ن)

3 سورۃ محمد 47: 7-8

4 امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الزہد 4: 2272، دار احیاء التراث العربی بیروت (س۔ن)

5 ملت کے نوجوان اور ان کی ذمہ داریاں: 19، مجلس نشریاتِ اسلام ناظم آباد، کراچی (س۔ن)

6 سورۃ الذاریات 52: 56

7 سورۃ القلم 68: 4

8 امام احمد بن حنبل، مسند أحمد 14: 513، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1422ھ

9 ابو الحسن علی ندوی، معرکہ ایمان ومادیت: 108، مجلس نشریاتِ اسلام ناظم آباد، کراچی، 1972ء

10 سید ابو الحسن ندوی، مغرب سے صاف صاف باتیں: 57- 58، مجلس نشریاتِ اسلام ناظم آباد، کراچی (س۔ن)

11 شیخ خمیس بن سعید محمد، جوانی کی حفاظت کیسے کریں؟: 28، ادارہ دعوت وتبلیغ، قرآن محل مارکیٹ، اردو بازار، کراچی، 2012ء

12 نفس مصدر: 22

13 نفس مصدر: 23

14 نفس مصدر: 24

15 مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی، جوانی کی حفاظت جنت کی ضمانت: 63، عمر پبلی کیشنز یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

16 سورۃ النازعات 79: 37-41

17 سورۃ الشمس 91: 8

18 جوانی کی حفاظت جنت کی ضمانت: 99

19 الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر 12: 165، مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ، 1423ھ

20 مجموعۂ ورام 2: 123

21 حسن ابن محمد دیلمی، اعلام الدین فی صفات المومنین: 296، موسسۃ آل بیت لاحیا التراث، 1466ھ

22 نہج البلاغہ، خط31

23 جوانی کی حفاظت جنت کی ضمانت: 135

24 نفس مصدر:235

25 جوانی کی حفاظت جنت کی ضمانت:233

26 مسند أحمد13: 398

27 امام بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری3: 63،دار طوق النجاۃ، مصر،1422ھ